بائیبل اور موسیقی

بائیبل تورات، زبور، انجیل اور دیگر صحف سماوی کا مجموعہ ہے۔ اپنی اصل کے لحاظ سے یہ اللہ ہی کی شریعت اور حکمت کا بیان ہے۔ اس کے مختلف حاملین نے اپنے اپنے مذہبی تعصّبات کی بنا پر اگرچہ اس کے بعض اجزا ضائع کر دیے ہیں اور بعض میں تحریف کر دی ہے، تاہم اس کے باوجود اس کے اندر پروردگار کی رشد و ہدایت کے بے بہا خزانے موجود ہیں۔ اس کے مندرجات کو اگر اللہ کی آخری اور محفوظ کتاب قرآن مجید کی روشنی میں سمجھا جائے تو فلاح انسانی کے لیے اس سے بہت کچھ اخذ و استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب مقدس میں موسیقی اور آلات موسیقی کا ذکر متعدد مقامات پر موجود ہے۔ ان سے بصراحت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیغمبروں کے دین میں موسیقی یا آلات موسیقی کو کبھی ممنوع قرار نہیں دیا گیا۔ بیش تر مقامات پر اللہ کی حمد و ثنا کے لیے موسیقی کے استعمال کا ذکر آیا ہے۔ اس کے علاوہ خوشی، غمی اور جنگ کے حوالے سے بھی موسیقی کا ذکر مثبت انداز سے آیا ہے۔

عبادات اور موسیقی

تورات کی کتاب خروج میں ہے کہ جب اللہ کے حکم سے فرعون اور اس کی فوج سمندر میں غرقاب ہو گئی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی معیت میں بنی اسرائیل نے غلامی سے نجات پائی تو وہ ایمان لے آئے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اس موقع پر سیدنا موسیٰ اور ان اہل ایمان نے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا میں یہ گیت گایا:

''میں خداوند کی ثنا گاؤں گا،

کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہوا

اس نے گھوڑے کو سوار سمیت سمندر میں ڈال دیا

خداوند میرا زور اور راگ ہے، وہی میری نجات بھی ٹھہرا...

معبودوں میں اے خداوند تیری مانند کون ہے؟

کون ہے جو تیری مانند اپنے تقدس کے باعث جلالی اور اپنی مدح کے سبب سے رعب والا اور صاحب کرامات ہے۔'' (۱۵/۱۔۲، ۱۱۔۱۲)

اس گیت کے بعد اسی مقام پر گیت گانے کا سبب بیان ہوا ہے اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بہن مریم کے دف بجانے کا ذکر بھی آیا ہے:

''اس گیت کا سبب یہ تھا کہ فرعون کے سوار گھوڑوں اور رتھوں سمیت سمندر میں گئے اور خداوند سمندر کے پانی کو ان پر لوٹا لایا۔ لیکن بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے۔ تب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دف ہاتھ میں لیا اور سب عورتیں دف لیے ناچتی ہوئی اس کے پیچھے چلیں۔ اور مریم ان کے گانے کے جواب میں یہ گاتی تھی: خداوند کی حمد و ثنا گاؤ۔'' (خروج ۱۵/۱۹۔۲۱)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تواریخ میں ہے کہ جب سیدنا سلیمان علیہ السلام نے خداوند کے عہد کا مقدس صندوق حاصل کیا اور اس خوشی میں اسرائیل کی پوری قوم نے صندوق کے آگے کھڑے ہو کر بھیڑ بکریوں کی قربانی پیش کی تو اس موقع پر لوگوں نے سازوں کے ساتھ گا کر اللہ کی حمد و ثنا کی:

''تو ایسا ہوا کہ جب نرسنگے پھونکنے والے اور گانے والے مل گئے تا کہ خداوند کی حمد اور شکر گزاری میں ان سب کی ایک آواز سنائی دے اور جب نرسنگوں اور جھانجھوں اور موسیقی کے سب سازوں کے ساتھ انھوں نے اپنی آواز بلند کر کے خداوند کی ستایش کی کہ وہ بھلا ہے، کیونکہ اس کی رحمت ابدی ہے تو وہ گھر جو خداوند کا مسکن ہے ابر سے بھر گیا۔'' (۲۔ تواریخ ۵/۱۳)

زبور حمدیہ گیتوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے مندرجات سے واضح ہے کہ یہ گیت سیدنا داؤد علیہ السلام نے سازوں کے ساتھ گائے تھے۔ چنانچہ اس کے بیش تر ابواب پر یہ عنوان قائم ہے کہ: ''میر مغنی کے لیے تار

دار ساز کے ساتھ داؤد کا مزمور۔'' متون سے بھی یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے:

''آؤ ہم خداوند کے حضور نغمہ سرائی کریں! اپنی نجات کی چٹان کے سامنے خوشی سے للکاریں۔ شکر گزاری کرتے ہوئے اس کے حضور میں حاضر ہوں۔ مزمور گاتے ہوئے اس کے آگے خوشی سے للکاریں... خداوند کے حضور نیا گیت گاؤ۔ اے سب اہل زمین! خداوند کے حضور گاؤ۔ خداوند کے حضور گاؤ۔ اس کے نام کو مبارک کہو۔ روز بروز اس کی نجات کی بشارت دو۔'' (۹۵:۱۔۹۶:۱)

''اے خداوند میں تیرے لیے نیا گیت گاؤں گا۔ دس تاروالی بربط پر میں تیری مدح سرائی کروں گا۔'' (۹:۱۴۴)

اظہار خوشی اور موسیقی

تورات میں خوشی کے مواقع کے حوالے سے بھی موسیقی کا ذکر آیا ہے۔ سلاطین میں ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام جب بنی اسرائیل کی حکمرانی کے منصب پر فائز ہوئے تو اس موقع پر لوگوں نے گا بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا:

''اور سب لوگ اس کے پیچھے پیچھے آئے اور انھوں نے بانسلیاں بجائیں اور بڑی خوشی منائی اس طرح کہ زمین ان کے شوروغل سے گونج اٹھی۔'' (۱۔ سلاطین، ۱/۴۰)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

جنگی نقل وحرکت اور موسیقی

گنتی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ نرسنگے بنوائیں جنھیں لوگوں کی جماعتوں کو بلانے اور لشکروں کی نقل وحرکت کے لیے استعمال کیا جائے:

''اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنے لیے چاندی کے دو نرسنگے بنوا۔ وہ دونوں گھڑ کر بنائے جائیں۔ تو ان کو جماعت کے بلانے اور لشکروں کے کوچ کے لیے کام میں لانا۔'' (گنتی ۱۰/۱۔۳)